



**भारत का राजपत्र**  
THE GAZETTE OF INDIA

دی گزٹ آف انڈیا  
असाधारण  
EXTRAORDINARY  
غیر معمولی

भाग XVII अनुभाग I  
PART XVII SECTION I

سیکشن I حصہ XVII

प्राधिकार से प्रकाशित  
PUBLISHED BY AUTHORITY

اتھارٹی سے شائع کیا گیا

|        |           |        |               |             |           |          |
|--------|-----------|--------|---------------|-------------|-----------|----------|
| स. I   | नई दिल्ली | सोमवार | 18 मार्च 2013 | 27 फालगुन   | 1934 शक   | खंड III  |
| No. I  | New Delhi | Monday | 18 March 2013 | 27 Phalguna | 1934 saka | Vol. III |
| نمبر 1 | نئی دہلی  | سوموار | 18 مارچ 2013  | 27 پھالگن   | 1934 شک   | جلد III  |

**विधि और न्याय मंत्रालय**  
(विधायी विभाग)

15 फरवरी, 2013 / माघ 26, 1934 (शक)

"तहफुज तवानाई ऐक्ट, 2001; आम तबाही के हथियार और उनका निजाम-ए-हवालगी (गैर कानूनी सरगरमियों की मुमानिअत) ऐक्ट, 2005 पेट्रोलियम और कूदरती गैस जाब्ताबंदी बोर्ड, ऐक्ट, 2006; कौमी इदारे बराए तकनालोजी ऐक्ट, 2007 और मुसल्लह अफवाज ट्रिबुनल ऐक्ट, 2007" का उर्दू अनुवाद राष्ट्रपति के प्राधिकार से प्रकाशित किया जाता है और यह प्राधिकृत पाठ (केन्द्रीय विधि) अधिनियम, 1973 की धारा 2 के खंड (क) अधीन उसका उर्दू में प्राधिकृत पाठ समझा जाएगा।

**MINISTRY OF LAW AND JUSTICE**  
(LEGISLATIVE DEPARTMENT)

15 February, 2013/Magh 26, 1934 (Saka)

The translation in Urdu of the following Acts, namely: " The energy conservation Act, 2001; The Weapons of Mass Destruction and their Delivery systems (Prohibition of unlawful Activities) Act; 2005; the Petroleum and Natural Gas Regulatory Board Act; 2006; The National Institutes of Technology Act; 2007 and the Armed Forces Tribunal Act; 2007" is hereby published under the authority of the President and shall be deemed to be the authoritative text thereof in urdu under clause (a) of section 2 of the Authoritative Text (Central Laws) Act, 1973.

**وزارت قانون اور انصاف**  
(محکمہ وضع قانون)

مندرجہ ذیل ایکٹ ہائے بعنوان: تحفظ توانائی ایکٹ، 2001؛ عام تباہی کے ہتھیار اور ان کے نظام حوالگی (غیر قانونی سرگرمیوں کی ممانعت) ایکٹ، 2005؛ پٹرولیم اور قدرتی گیس ضابطہ بندی بورڈ، ایکٹ، 2006؛ قومی ادارے برائے تکنالوجی ایکٹ، 2007 اور مسلح افواج ٹریبونل ایکٹ، 2007" کا اردو ترجمہ صدر کی اتھارٹی سے شائع کیا جا رہا ہے اور یہ مستند متن (مرکزی قوانین) ایکٹ 1973 کی دفعہ 2 کے فقرہ (الف) کے تحت اس اردو میں مستند متن سمجھا جائے گا۔

**P. K. Malhotra,**  
Secretary to the Government of India.

قیمت - 5 روپے

# مسلح افواج ٹریبونل ایکٹ، 2007

(نمبر 55 بابت 2007)

(25/دسمبر 2007)

ایکٹ، تاکہ مسلح افواج ٹریبونل کے ذریعے بری فوج ایکٹ، 1950، بحری فوج ایکٹ، 1957 اور فضائی فوج ایکٹ، 1950 کے تابع اشخاص کی نسبت کمیشن، تقرریوں، اندراج اور شرائط ملازمت سے متعلق تنازعات اور شکایات کے عدالتی فیصلے یا سماعت کرنے کی توجیح کی جائے اور ایکٹ ہذا کے تحت منعقدہ فوجی عدالت کے احکام، تجاویز، سزاؤں سے پیدا ہونے والی اپیلوں اور ان سے منسلک ذیلی یا ضمنی امور کی توجیح کی جائے۔

پارلیمنٹ جمہوریہ بھارت کے اٹھاونویں سال میں حسب ذیل قانون وضع کرتی ہے:-

باب I

ابتدائیہ

مختصر نام اور نفاذ۔ 1- (1) اس ایکٹ کو مسلح افواج ٹریبونل ایکٹ، 2007 کہا جائے گا۔  
(2) یہ ایسی \* تاریخ پر نافذ العمل ہوگا جیسا کہ مرکزی حکومت اطلاع نامہ کے ذریعے مقرر کرے۔

\* تاریخ 2008-6-15 سے نافذ۔

ایکٹ کا اطلاق - 2- (1) اس ایکٹ کی توضیحات کا اطلاق بری فوج ایکٹ، 1950، بحری فوج ایکٹ،

1957 اور فضائی فوج ایکٹ، 1950 کے تابع تمام اشخاص پر ہوگا۔

(2) اس ایکٹ کا اطلاق بری فوج ایکٹ، 1950 یا بحری فوج ایکٹ، 1957 یا فضائی فوج ایکٹ، 1950

کے تابع سبکدوش ہوئے اشخاص، بشمول انکے لواحقین، وارث اور جانشین جہاں تک کہ وہ اس کے امور

ملازمت سے وابستہ ہوں، پر بھی ہوگا۔

تعریفات - 3- اس ایکٹ میں تا وقتیکہ سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب ہو،۔

(الف) ”انتظامی رکن“ سے ٹریبونل کارگن مراد ہے جو فقرہ (ز) کے معنوں میں عدالتی رکن نہیں ہے؛

(ب) ”درخواست“ سے دفعہ 14 کے ضمن (2) کے تحت دی گئی درخواست مراد ہے؛

(ج) ”مقررہ دن“ سے ایسی تاریخ مراد ہے جس سے دفعہ 4 کے تحت اطلاع نامے کے ذریعے ٹریبونل قائم کیا جائے؛

(د) ”بیٹنج“ سے ٹریبونل کا بیٹنج مراد ہے؛

(ه) ”چیر پرسن“ سے ٹریبونل کا چیر پرسن مراد ہے؛

(و) ”فوجی عدالت“ سے بری فوج ایکٹ، 1950 یا بحری فوج ایکٹ، 1957 کے تحت منعقدہ فوجی عدالت

مراد ہے جس میں اس ایکٹ یا فضائی فوج ایکٹ، 1950 کے تحت تشکیل دی گئی تادیبی عدالتیں شامل ہیں؛

(ز) ”عدالتی رکن“ سے اس ایکٹ کے تحت اس حیثیت سے مقرر کیا گیا ٹریبونل کا کوئی رکن مراد ہے اور

اس میں چیر پرسن بھی شامل ہے جو دفعہ 6 کے ضمن (2) میں مصرحہ اہلیتوں میں سے کوئی اہلیت رکھتا ہو؛

(ح) ”رکن“ سے ٹریبونل کا کوئی رکن (چاہے عدالتی یا انتظامی ہو) مراد ہے اور اس میں چیر پرسن بھی شامل ہے؛

(ط) ”فوجی تحویل“ سے کسی شخص کی ملازمت کے دستور کے مطابق گرفتاری یا قید مراد ہے اور اس میں

بحریہ اور فضائیہ تحویل شامل ہے؛

(ی) ”اطلاع نامہ“ سے سرکاری گزٹ میں شائع اطلاع نامہ مراد ہے؛

(ک) ”مصرحہ“ سے اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعے مصرحہ مراد ہے؛

(ل) ”صدر“ سے بھارت کا صدر مراد ہے؛

(م) ”قواعد“ سے اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد مراد ہیں؛

(ن) ”ملازمت“ سے بھارت میں یا بھارت سے باہر ملازمت مراد ہے؛

(س) ”امور ملازمت“ سے بری فوج ایکٹ، 1950، بحری فوج ایکٹ، 1957 اور فضائیہ فوج ایکٹ، 1950 کے تابع اشخاص کی نسبت انکی ملازمت کی شرائط سے متعلق تمام امور مراد ہیں اور اس میں حسب ذیل شامل ہے:-

(i) محنتانہ (بشمول الاؤنس)، پینشن اور دیگر سبکدوشی فوائد۔

(ii) میعاد عہدہ بشمول کمیشن، تقرری، اندراج، آزمائشی عمل، منظوری، ہنڈارٹی، تربیت، ترقی، تنزیلی، قبل از وقت سبکدوشی، ملازمت سے سبکدوشی اور ملازمت کی برخاستگی اور تعزیراتی منہائی،

(iii) سرسری پنٹارہ اور سماعت جب برطرفی کی سزا دی گئی ہو،

(iv) کوئی دوسرا امر، چاہے جو بھی ہو،

لیکن اس میں مندرجہ ذیل سے متعلق امور شامل نہیں ہونگے:-

(i) بری فوج ایکٹ، 1950 کی دفعہ 18، بحری فوج ایکٹ، 1957 کی دفعہ 15 کے ضمن (1) اور فضائیہ فوج ایکٹ، 1950 کی دفعہ 18 کے تحت صادر کئے گئے احکامات؛ اور

(ii) تبادلے اور تعیناتیاں جس میں بری فوج ایکٹ، 1950، بحری فوج ایکٹ، 1957 اور فضائیہ فوج ایکٹ، 1950 کے تابع اشخاص کی نسبت تعیناتی پر جگہ یا یونٹ کی تبدیلی بھی ہے چاہے وہ انفرادی طور پر یا کسی یونٹ، بناوٹ یا جہاز کے حصے کے طور پر ہو؛

(iii) کسی بھی قسم کی رخصت؛

(iv) سرسری فوجی عدالت ماسوائے جہاں تین ماہ سے زیادہ کیلئے سزائے قید یا قید برطرفی ہو؛

(ع) ”سرسری پنٹارہ اور سماعت“ سے مراد بری فوج ایکٹ، 1950، بحری فوج ایکٹ، 1957 اور فضائیہ فوج ایکٹ، 1950، کے تحت منعقدہ سرسری پنٹارے اور سماعتیں ہیں؛

(ف) ”ٹریبونل“ سے دفعہ 4 کے تحت قائم کردہ مسلح افواج ٹریبونل مراد ہے؛

## ٹریبونل اور اسکی بیچوں کا قیام

مسلمح افواج ٹریبونل کا قیام - 4- مرکزی حکومت، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے ایک ٹریبونل قائم کرے گی جو مسلمح افواج ٹریبونل کے نام سے جانا جائے گا تاکہ وہ اس ایکٹ کے تحت یا اس کے ذریعے اس کو تفویض کئے گئے اختیار سماعت، اختیارات اور تھارٹی کا استعمال کرے۔

ٹریبونل اور اس کی بیچوں کی بناوٹ - 5- (1) ٹریبونل ایک چیر پرسن اور عدالتی اور انتظامی اراکین کی ایسی تعداد پر مشتمل ہوگا جو مرکزی حکومت مناسب سمجھے اور اس ایکٹ کی دیگر توضعیات کے تابع ٹریبونل کے اختیار سماعت، اختیارات اور تھارٹی اسکی بیچوں کے ذریعے استعمال کئے جاسکیں گے۔

(2) اس ایکٹ کی دیگر توضعیات کے تابع کوئی بیچ ایک عدالتی رکن اور ایک انتظامی رکن پر مشتمل ہوگی۔

(3) ضمن (1) میں مندرج کسی امر کے باوجود، چیر پرسن:-

(الف) بیچ کے ایک عدالتی رکن جس کیلئے وہ مقرر کیا گیا ہو، کے کارہائے منصبی انجام دینے کے علاوہ کسی

دیگر بیچ کے لئے کسی انتظامی رکن کے کارہائے منصبی انجام دے سکے گا؛

(ب) کسی رکن کو ایک بیچ سے دوسری بیچ میں منتقل کر سکے گا؛

(ج) اس بات کو یقینی بنانے کی غرض کے لئے کہ کسی معاملہ یا معاملات کا اس میں شامل تنازعات کی

نوعیت کو دھیان میں رکھتے ہوئے، اُس کی رائے میں یا اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت دو

سے زیادہ اراکین پر مشتمل کسی بیچ کے ذریعے فیصلہ دیا جانا مقصود ہو، ایسے عام یا خصوصی احکامات جاری

کر سکے گا جیسا کہ وہ مناسب سمجھے:

بشرطیکہ اس فقرہ کی اتباع، میں تشکیل دی گئی ہر بیچ میں کم سے کم ایک عدالتی رکن اور ایک انتظامی

رکن شامل ہوگا۔

(4) اس ایکٹ کی دیگر توضعیات کے تابع ٹریبونل کی بیچ عام طور پر دہلی (جو صدر بیچ کے طور پر جانی جائے گی)

اور ایسی دیگر جگہوں پر اجلاس کرے گی جیسا کہ مرکزی حکومت اطلاع نامے کے ذریعے صراحت کرے۔

چیئر پرسن اور دیگر اراکین کی تقرری کے لئے اہلیتیں۔ 6- (1) کوئی بھی شخص چیئر پرسن کی حیثیت سے تقرری کا اہل نہیں ہوگا جب تک کہ وہ سپریم کورٹ کا سبکدوش جج یا عدالت عالیہ کا سبکدوش اعلیٰ جج نہ ہو۔

(2) کوئی بھی شخص عدالتی رکن کی حیثیت سے تقرری کا اہل نہیں ہوگا جب تک کہ وہ عدالت عالیہ کا جج نہ ہو یا جج نہ رہا ہو۔

(3) کوئی بھی شخص کسی انتظامی رکن کی حیثیت سے تقرری کا اہل نہیں ہوگا جب تک کہ:-

(الف) وہ کم سے کم تین سال کی کل مدت کے لئے بری فوج میں میجر جنرل یا اس سے اعلیٰ درجہ کے عہدہ

پر یا بحری فوج یا فضائیہ فوج میں اس کے مساوی درجے کے عہدے پر فائز رہا ہو یا فائز رہ چکا ہو؛ اور

(ب) اُس نے بحیثیت جج، ایڈوکیٹ جنرل بری یا بحری یا فضائیہ افواج میں کم سے کم ایک سال کیلئے کام

کیا ہو اور بالترتیب میجر جنرل، یا کموڈور اور ایئر کموڈور کے درجے سے کم کا نہ ہو۔

تشریح۔ جب کسی ملازمت کرنے والے شخص کا بحیثیت انتظامی رکن تقرر کیا جاتا ہے تو اُسے ایسی تقرری پر فائز ہونے سے قبل اپنی ملازمت سے سبکدوش ہونا ہوگا۔

چیئر پرسن اور دیگر اراکان کی تقرری۔ 7- (1) اس دفعہ کی توضیحات کے تابع چیئر پرسن اور ٹریبونل کے دیگر اراکان کا تقرر صدر کے ذریعے کیا جائے گا:

بشرطیکہ اس ضمن کے تحت کوئی بھی تقرری بھارت کے اعلیٰ جج کے صلاح و مشورے کے بغیر نہیں کی جائے گی۔

(2) صدر ٹریبونل کے ایک یا ایک سے زیادہ اراکین کو اس کا نائب چیئر پرسن یا، جیسی کہ صورت ہو، نائب چیئر پرسن ہائے کے طور پر مقرر کر سکے گا۔

میعاد عہدہ - 8- چیئر پرسن یا کوئی رکن اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے چار سال کی مدت کے لئے عہدے پر فائز رہے گا اور دوبارہ تقرری کا اہل ہوگا:

بشرطیکہ کوئی بھی چیئر پرسن اس حیثیت سے مندرجہ ذیل عمر پانے کے بعد عہدے پر نہیں رہے گا:-

(الف) اگر وہ سپریم کورٹ کا جج رہا ہو تو 70 سال کی عمر؛ اور

(ب) اگر عدالت عالیہ کا اعلیٰ جج رہا ہو تو 65 سال کی عمر:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی بھی دیگر رکن 65 سال کی عمر پانے کے بعد اس حیثیت سے عہدے پر فائز نہیں رہے گا۔

استعفیٰ اور علیحدہ کیا جانا۔ 9- (1) چیئر پرسن یا رکن نوٹس کے ذریعے صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے سے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا:

بشرطیکہ چیئر پرسن یا کوئی رکن، جب تک کہ صدر کے ذریعے اس کو جلدی اپنا عہدہ چھوڑنے کی اجازت نہ دی جائے، اُس وقت تک اپنے عہدے پر بدستور فائز رہے گا جب تک کہ ایسے نوٹس کے موصول ہونے کی تاریخ سے تین مہینے منقضی نہ ہو جائیں یا جب تک کہ کوئی شخص باضابطہ طور پر اسکے جانشین کی حیثیت سے اپنا عہدہ نہ سنبھال لے یا جب تک کہ اپنے عہدے کی میعاد منقضی نہ ہو جائے، ان میں جو بھی پہلے واقع ہو۔

(2) چیئر پرسن یا کسی رکن کو اپنے عہدے سے علیحدہ نہیں کیا جائے گا بجز اس کے کہ صدر نے سپریم کورٹ کے موجودہ جج کے ذریعے کی گئی تحقیقات، جس میں ایسے چیئر پرسن یا دیگر رکن کو اس کے خلاف لگائے گئے الزامات سے مطلع کیا گیا تھا اور ان الزامات کی نسبت اسے سماعت کا معقول موقعہ دیا گیا تھا، کے بعد ثابت شدہ بد اطواری یا ناقابلیت کی بناء پر حکم صادر کیا ہو۔

(3) مرکزی حکومت، قواعد کے ذریعے ضمن (2) میں محولہ چیئر پرسن یا دیگر رکن کی بد اطواری اور ناقابلیت کی تحقیقات کرنے کیلئے طریقہ کار منضبط کر سکے گی۔

چیئر پرسن اور دیگر اراکین کے مشاہرے اور الائنس اور دیگر قیود و شرائط - 10- چیئر پرسن اور دیگر اراکین کو واجب الادا مشاہرے اور الائنس اور ملازمت کی دیگر قیود و شرائط (بشمول پینشن، گریجویٹی

اور سبکدوشی کے دیگر فوائد) ایسے ہونگے جیسا کہ مرکزی حکومت کے ذریعے مقرر کئے جائیں:  
 بشرطیکہ چیئر پرسن اور دیگر اراکین کے مشاہرے اور الاؤنس اور دیگر شرائط ملازمت میں تقرری کے  
 بعد ایسی تبدیلی نہیں کی جائے گی جو ان کے لئے ناموافق ہو۔

چیئر پرسن یا رکن نہ رہنے پر چیئر پرسن یا اراکین کی عہدوں وغیرہ پر فائز رہنے کی  
 ممانعت - 11 - عہدے پر فائز نہ رہنے کے بعد:-

(الف) چیئر پرسن حکومت بھارت کے تحت یا ریاستی حکومت کے تحت مزید ملازمت کے لئے اہل نہیں ہوگا؛  
 (ب) کوئی رکن ماسوائے چیئر پرسن، اس ایکٹ کی توضیحات کے تابع کسی دیگر ٹریبونل کے کسی رکن کی  
 حیثیت سے تقرری کا اہل ہوگا لیکن حکومت بھارت کے تحت یا ریاستی حکومت کے تحت کسی دیگر ملازمت  
 کیلئے نہیں؛ اور

(ج) چیئر پرسن یا کوئی دیگر رکن ٹریبونل کے روبرو پیش نہیں ہوگا، کام نہیں کرے گا یا پیروی نہیں کرے گا۔

چیئر پرسن کے مالیاتی اور انتظامی اختیارات - 12 - چیئر پرسن بچوں کی نسبت ایسے مالیاتی اور

انتظامی اختیارات استعمال کرے گا جیسے کہ مقرر کئے جائیں:

بشرطیکہ چیئر پرسن کو اپنے مالیاتی اور انتظامی اختیارات کے ایسے اختیارات ٹریبونل کے کسی دیگر رکن یا  
 کسی افسر کو، جیسا کہ وہ مناسب سمجھے، ان شرائط کے تابع تفویض کرنے کا اختیار حاصل ہوگا کہ ایسا رکن یا افسر،  
 ایسے تفویض شدہ اختیارات کو استعمال کرتے وقت چیئر پرسن کی ہدایات، کنٹرول اور نگرانی کے تحت کام کرنا  
 جاری رکھے۔

ٹریبونل کا عملہ - 13 - (1) مرکزی حکومت افسروں اور دیگر ملازمین کی نوعیت اور زمرہ بندی کا تعین کرے گی

جو ٹریبونل کے کارہائے منصبی انجام دینے میں اس کی مدد کرنے کے لئے درکار ہوں اور ٹریبونل کو ایسے افسران  
 اور دیگر ملازمین فراہم کرے گی جو وہ مناسب سمجھے۔

(2) ٹریبونل کے افسروں اور دیگر ملازمین کو واجب الادا مشاہرے اور الٹا وٹلس اور شرائط ملازمت ایسے ہونگے جیسا کہ مقرر کئے جاسکیں۔

(3) ٹریبونل کے افسران اور دیگر ملازمین اپنے کارہائے منصبی چیئر پرسن کی عام نگرانی کے تحت انجام دیں گے۔

### باب III

## ٹریبونل کا اختیار سماعت، اختیارات اور اتھارٹی

امور ملازمت میں اختیارات سماعت، اختیارات اور اتھارٹی۔ 14- (1) بجز اس کے کہ اس ایکٹ میں صریحاً دیگر طور پر توضیح ہو، ٹریبونل مقررہ دن سے ہی تمام امور ملازمت کی نسبت، تمام عدالتوں (آئین کی دفعات 226 اور 227 کے تحت اختیار سماعت کا استعمال کرنے والی سپریم کورٹ یا کسی عدالت عالیہ کے سوائے) کے ذریعہ اس دن سے عین قبل قابل استعمال اختیار سماعت، اختیارات اور اتھارٹی استعمال کرے گا۔

(2) اس ایکٹ کی دیگر توضیحات کے تابع، کسی امر ملازمت سے متعلق کسی حکم سے ناراض کوئی شخص ٹریبونل کو ایسے فارم اور ایسی دستاویزات یا دیگر شہادت کے ساتھ اور ایسی فیس کی ادائیگی پر، جیسی کہ مقرر کی گئی ہو، درخواست دے سکے گا۔

(3) امور ملازمت کی نسبت کسی درخواست کے موصول ہونے پر، ٹریبونل، اگر ایسی مناسب تحقیقات کے بعد جیسا کہ وہ ضروری خیال کرے، مطمئن ہو جائے کہ یہ اس کے ذریعے فیصلہ دینے کے لئے مناسب ہے، تو ایسی درخواست کو داخل کرے گا لیکن جب ٹریبونل مطمئن نہ ہو تو وہ تحریری طور پر اپنی وجوہات قلمبند کرنے کے بعد درخواست کو مسترد کر سکے گا۔

(4) کسی درخواست پر فیصلہ سنانے کی غرض کیلئے، ٹریبونل کو مندرجہ ذیل امور کی نسبت کسی مقدمہ کی سماعت کرنے کے دوران وہی اختیارات حاصل ہونگے جو کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے تحت دیوانی عدالتوں میں مرکوز ہیں، یعنی:-

(الف) کسی شخص کو طلب کرنا اور حاضر کروانا نیز اس کا حلف پر بیان لینا؛

(ب) دستاویزات کے انکشاف اور پیش کرنے کا حکم کرنا؛

(ج) بیانات حلفی پر شہادت لینا؛

(د) بھارتی شہادت ایکٹ، 1872 کی دفعات 123 اور 124 کی توضیحات کے تابع، کسی بھی دفتر

سے کوئی سرکاری ریکارڈ یا دستاویز یا ایسے ریکارڈ یا دستاویز کی کوئی نقل طلب کرنا؛

(ہ) گواہان کے بیانات لینے اور دستاویزات کے ملاحظے کیلئے کمیشن جاری کرنا؛

(و) اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کرنا؛

(ز) کوتاہی کے لئے کسی درخواست کو مسترد کرنا یا اس کا یکطرفہ فیصلہ کرنا؛

(ح) کوتاہی کے لئے کسی درخواست کی برخاستگی یا اس کے ذریعے یکطرفہ صادر کئے گئے کسی حکم کو منسوخ کرنا؛ اور

(ط) کوئی دیگر معاملہ جو مرکزی حکومت کے ذریعے مصرحہ کیا جاسکے؛

(5) ٹریبونل کے سامنے اٹھائے گئے امر قانون اور امر واقعہ دونوں طرح کے سوالات کا فیصلہ کرے گا۔

فوجی عدالت کے خلاف اپیل کے معاملوں میں اختیار سماعت، اختیارات اور اتھارٹی۔ 15-

(1) بجز اس کے کہ اس ایکٹ میں صریحاً دیگر طور پر توضیح ہو، ٹریبونل، مقررہ دن سے، ہی کسی فوجی عدالت

کے ذریعے صادر کئے گئے کسی حکم، فیصلہ، تجاویز یا سزا کے خلاف اپیل یا اس سے منسلک یا اس کے ضمنی امور کی

نسبت اس ایکٹ کے تحت قابل استعمال تمام اختیارات سماعت، اختیارات اور اتھارٹی استعمال کرے گا۔

(2) فوجی عدالت کے ذریعے صادر کئے گئے کسی حکم، فیصلہ، تجاویز یا سزا سے ناراض کوئی شخص ایسے فارم اور

طریقے اور ایسے وقت کے اندر جیسا کہ مقرر کیا جائے، کوئی اپیل دائر کر سکے گا۔

(3) ٹریبونل کو کسی جرم کے مرتکب کسی شخص کو اور فوجی تحویل میں، کسی شرائط سے یا شرائط کے بغیر جیسا وہ

ضروری سمجھے، ضمانت دینے کا اختیار حاصل ہوگا:

بشرطیکہ کسی بھی ملازم شخص کو اس طرح رہا نہیں کیا جائے گا اگر یقین کرنے کے لئے معقول وجہ معلوم ہو

جائے کہ وہ سزائے قید یا عمر قید کے مستوجب کسی جرم کا مرتکب ہوا ہے۔

(4) ٹریبونل فوجی عدالت کے ذریعے سزایابی کے خلاف اپیل کرنے کی اجازت دے گا جب :-

(الف) کسی وجہ سے فوجی عدالت کی تجاویز قانونی طور پر قائم رکھنے کے قابل نہیں ہیں؛

(ب) تجاویز میں قانون کے کسی سوال پر غلط فیصلہ شامل ہے؛

(ج) سماعت کے دوران اہم بے ضابطگی کی وجہ سے انصاف میں خلل واقع ہوا ہے،

لیکن کسی دیگر معاملے میں اپیل کو خارج کر سکے گا جب ٹریبونل خیال کرے کہ اپیلانٹ کو انصاف میں خلل واقع ہونے کا احتمال نہیں ہے یا واقعی ایسا نہیں ہوا ہے:

بشرطیکہ ٹریبونل کے ذریعے اپیل کو خارج کرنے والا کوئی بھی حکم صادر نہیں کیا جائے گا جب

تک کہ ایسا حکم تحریری طور پر اس کے لئے وجوہات درج کرنے کے بعد صادر نہ کیا گیا ہو۔

(5) ٹریبونل سزایابی کے خلاف اپیل منظور کر سکے گا اور اس پر مناسب حکم صادر کر سکے گا۔

(6) اس دفعہ کی مندرجہ بالا توضیحات میں مندرج کسی امر کے باوجود، ٹریبونل کو مندرجہ ذیل اختیار حاصل ہوگا:-

(الف) فوجی عدالت کی تجاویز کے متبادل کے طور پر، کسی دیگر جرم جسکے لئے ملزم کو قانونی طور پر فوجی عدالت

کے ذریعے مجرم قرار دیا جاسکتا تھا اور بری فوج ایکٹ، 1950 یا بحری فوج ایکٹ، 1957 یا فضائی فوج

ایکٹ، 1950 کی توضیحات، جیسی کہ صورت ہو، کے تحت مصرحہ یا ایسی تجاویز میں شامل جرم کے لئے از

سز نو کوئی سزا دینے کا اختیار ہوگا؛ یا

(ب) اگر سزا احد سے زیادہ، غیر قانونی یا غیر منصفانہ پایا جائے تو ٹریبونل:-

(i) سزا کو کلی طور پر یا اس کے کسی حصے کو کنہیں شرائط کے ساتھ یا بغیر شرائط کے معاف کر سکے گا؛

(ii) دی گئی سزا کو کم کر سکے گا؛

(iii) ایسی سزا کو کم تر سزا یا بری فوج ایکٹ، 1950، بحری فوج ایکٹ، 1957 اور فضائی فوج ایکٹ،

1950، جیسی کہ صورت ہو، میں متذکرہ سزاؤں میں تبدیل کر سکے گا؛

(ج) فوجی عدالت کے ذریعے دی گئی سزا کو بڑھا سکے گا؛

بشرطیکہ ایسی کوئی بھی سزا بڑھائی نہیں جائے گی جب تک کہ اپیلانٹ کو سماعت کا کوئی موقع نہ دیا گیا ہو؛

(د) اپیلانٹ کو شرائط کے ساتھ یا بغیر شرائط کے پیروں پر ہا کر سکے گا، اگر سزائے قید ہو؛

(۵) سزائے قید ملتوی کر سکے گا۔

(۶) کوئی دیگر حکم صادر کر سکے گا جو وہ مناسب سمجھے۔

(7) اس ایکٹ میں کسی دیگر توضیحات کے باوجود، اس دفعہ کی اغراض کیلئے، ٹریبونل مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعات 175, 178, 179, 180, 193, 195, 196 یا 228 اور مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کے باب XXVI کی اغراض کے لئے فوجداری عدالت متصور ہوگا۔

سر نو سماعت - 16 - (1) اس ایکٹ کے ذریعے کی گئی توضیح کے سوائے، جب کسی جرم کے لئے فوجی عدالت کے ذریعے کسی شخص کی سزایابی کو منسوخ کیا گیا ہے تو وہ فوجی عدالت یا دیگر عدالت کے ذریعے اس سزا کیلئے دوبارہ سماعت کئے جانے کا مستوجب نہیں ہوگا۔

(2) ٹریبونل کے پاس، کسی شخص کی سزایابی کو منسوخ کرنے، اپیلانٹ کو فوجی عدالت کے ذریعے دوبارہ سماعت کے لئے حکم صادر کرنے کا مجاز بنانے کا اختیار حاصل ہوگا لیکن یہ اختیار صرف تب ہی استعمال کرے گا جب سزایابی کے خلاف کوئی اپیل اس ایکٹ کے تحت ٹریبونل کے ذریعے موصول یا موصول ہو جانے کے لئے دستیاب شہادت کے ذریعے منظور کی جاتی ہے اور ٹریبونل کو لگے کہ انصاف کے مفاد کیلئے اس دفعہ کے تحت کوئی حکم صادر کیا جانا درکار ہے:

بشرطیکہ کسی اپیلانٹ کی اس دفعہ کے تحت کسی جرم کے لئے دوبارہ سماعت نہیں ہوگی ماسوائے:-

(الف) جرم جس کے لئے وہ ابتدائی فوجی عدالت کے ذریعے سزایاب ٹھہرایا گیا تھا اور جس کی نسبت اس کی اپیل منظور کی گئی ہے؛

(ب) کوئی جرم جسکے لئے ابتدائی فوجی عدالت کے ذریعے پہلے متذکرہ جرم کے الزام میں سزایاب ہو سکتا تھا؛

(ج) متبادل صورت میں لگایا گیا کوئی جرم جس کی نسبت فوجی عدالت نے اسکے پہلے متذکرہ جرم کی سزایابی کے نتیجے میں کوئی تجویز درج نہیں کی ہو۔

(3) کوئی شخص جس کی اس دفعہ کے تحت جرم کے لئے سر نو سماعت کی جانی ہے، اگر ٹریبونل یا سپریم کورٹ ایسی ہدایت دے، آیا ایسے شخص کی ایک یا ایک سے زیادہ ابتدائی الزامات کے لئے سماعت یا از سر نو سماعت کی

جاری ہے تو متذکرہ الزام یا الزامات جس پراسکیسر نو سماعت کی جانی ہے، کی نسبت بری فوج ایکٹ، 1950 یا بحری فوج ایکٹ، 1957 یا فضائی فوج ایکٹ 1950، جیسی کہ صورت ہو، کی متعلقہ توضیحات کے تحت، یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد اور ضوابط کے تحت کوئی نئی تحقیقات یا دیگر کارروائی نہیں کی جائے گی۔

دفعہ 15 کے تحت اپیل پر ٹریبونل کے اختیارات - 17- دفعہ 15 کے تحت اپیل کی سماعت کرتے اور فیصلہ دیتے وقت ٹریبونل کو حسب ذیل اختیارات حاصل ہونگے:-

(الف) فوجی عدالت کے روبرو قانونی کارروائی سے متعلق دستاویزات پیش کرنے یا ظاہر کرنے کا حکم؛

(ب) گواہان کی حاضری کا حکم دینا؛

(ج) شہادت لینا؛

(د) فوجی عدالت سے رپورٹ حاصل کرنا؛

(ح) جانچ کیلئے کسی سوال کے حوالہ کا حکم کرنا؛

(و) کسی شخص کی کندہ کی حیثیت سے خصوصی ماہرانہ علمیت کے کسی شخص کی تقرری کرنا؛ اور

(ز) کسی سوال کا تعین کرنا جو معاملے میں انصاف کرنے کیلئے متعین کیا جانا ضروری ہو۔

خرچہ - 18- دفعہ 14 کے تحت درخواست یا دفعہ 15 کے تحت اپیل کا پٹارہ کرتے وقت ٹریبونل کو خرچہ سے متعلق ایسا حکم صادر کرنے کا اختیار حاصل ہوگا جیسا کہ وہ مناسب سمجھے۔

توہین کیلئے سزا دینے کا اختیار - 19- (ا) کوئی شخص جو ہتک آمیز یا دھمکی آمیز زبان استعمال کر کے یا ٹریبونل کی کارروائیوں میں کوئی روکاٹ ڈال کر یا خلل پہنچا کر، ٹریبونل کی ہتک کا مرتکب ہو، سزایابی پر ایسی مدت کیلئے سزا کا مستوجب ہوگا جو تین سال تک ہو سکتی ہے۔

(2) - اس دفعہ کے تحت جرم کی سماعت کرنے کی اغراض کیلئے توہین عدالت ایکٹ، 1971ء کی دفعہ

14، 15، 17، 18 اور 20 کی توضیحات کا اطلاق مناسب تبدیلیوں کے ساتھ ہوگا گویا ان میں:-

(الف) سپریم کورٹ یا عدالت عالیہ کا کوئی حوالہ ٹریبونل کا حوالہ تھا؛

(ب) اعلیٰ جج کا کوئی حوالہ چیر پرسن کا حوالہ تھا؛

(ج) جج کا کوئی حوالہ ٹریبونل کے عدالتی یا انتظامی ممبر کا حوالہ تھا؛

(د) ایڈوکیٹ جنرل کا کوئی حوالہ پبلک پراسیکیوٹر کا حوالہ تھا؛ اور

(ہ) عدالت کا کوئی حوالہ ٹریبونل کا حوالہ تھا۔

بچوں کے درمیان کام کاج کی تقسیم۔ 20- چیر پرسن بچوں کے درمیان ٹریبونل کے کام کاج کی تقسیم سے متعلق توضیحات کر سکے گا۔

## باب IV

### طریقہ کار

درخواست داخل نہیں کی جائیگی جب تک کہ دیگر چارہ جوئیاں بہم نہ پہنچائی جائیں۔ 21-

(1) ٹریبونل عمومی طور پر کوئی درخواست داخل نہیں کرے گا جب تک کہ وہ مطمئن نہ ہو جائے کہ درخواست دہندہ نے بری فوج ایکٹ، 1950ء یا بحری فوج ایکٹ، 1957ء یا فضائی فوج ایکٹ، 1950ء، جیسی بھی صورت ہو، اور متعلقہ قواعد اور اسکے تحت بنائے گئے ضوابط کے تحت اُسکو دستیاب چارہ جوئیاں استعمال کر لی تھیں۔

(2) ضمن (1) کی اغراض کے لئے بری فوج ایکٹ، 1950ء، بحری فوج ایکٹ، 1957ء اور فضائی فوج ایکٹ، 1950ء اور اسکے تحت بنائے گئے متعلقہ قواعد اور ضوابط کے تحت کسی شخص کے ذریعہ اُس کو دستیاب تمام چارہ جوئیاں استعمال کیا جانا متصور ہوگا۔

(الف) اگر مرکزی حکومت یا مذکورہ ایکٹوں، قواعد اور ضوابط کے تحت ایسا حکم صادر کرنے کی مجاز دیگر اتھارٹی یا افسر یا دیگر شخص، ایسے شخص کے ذریعہ دائر کی گئی کوئی عرضی یا دی گئی عرضداشت مسترد کرنے والا کوئی حتمی حکم صادر کر دے؛

(ب) جب کوئی حتمی حکم مرکزی حکومت یا ایسا حکم صادر کرنے کی مجاز دیگر اتھارٹی یا افسر یا دیگر شخص کے ذریعہ ایسے شخص کے ذریعہ دائر کی گئی عرضی یا کی گئی عرضداشت سے متعلق ایسا کوئی حتمی حکم صادر نہیں کیا

گیا ہے اور ایسی تاریخ جس کو ایسی عرضی دائرہ کی گئی تھی یا عرضداشت دی گئی تھی، سے چھ ماہ کی مدت منقضی ہوگئی ہے۔

## میعاد - 22- ٹریبونل کوئی درخواست داخل نہیں کرے گا۔

(الف) ایسی صورت میں جب کوئی حتمی حکم جس کا تذکرہ دفعہ 21 کے ضمن (2) کے فقرہ (الف) میں کیا گیا ہے، صادر کیا گیا ہو، جب تک کہ ایسی درخواست اس تاریخ سے جس کو، ایسا حتمی حکم صادر کیا گیا ہو، چھ ماہ کے اندر نہ دی گئی ہو؛

(ب) ایسی صورت میں جب کوئی عرضی یا کوئی عرضداشت جس کا تذکرہ دفعہ 21 کے ضمن (2) کے فقرہ (ب) میں کیا گیا ہو اور اس کے بعد ایسا حتمی حکم صادر ہوئے بغیر چھ مہینے کی مدت منقضی ہوگئی ہو؛

(ج) ایسی صورت میں جب کوئی شکایت جس کی نسبت کوئی درخواست دی گئی ہے، ایسی تاریخ کے، جس کو اس ایکٹ کے تحت ٹریبونل کا اختیار سماعت، اختیارات اور اتھارٹی قابل عملدار آمد بن گئے، عین قبل تین برسوں کی مدت کے دوران کسی بھی وقت صادر کئے گئے کسی حکم کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے، کسی امر کی نسبت جس کا ایسی شکایت کے ازالہ کیلئے ایسا متعلقہ حکم اور کسی بھی کارروائی کا آغاز عدالت عالیہ کے روبرو مذکورہ تاریخ سے پہلے نہیں کیا گیا تھا۔

(2) ضمن (1) میں مندرجہ کسی امر کے باوجود ٹریبونل ضمن (1) کے فقرہ (الف) یا فقرہ (ب) میں محولہ چھ ماہ کی مدت کے بعد یا فقرہ (ج) جیسی بھی صورت ہو، میں مصرحتین برسوں کی مدت سے پہلے کوئی درخواست داخل کر سکے گا اگر ٹریبونل مطمئن ہو، کہ درخواست دہندہ کے پاس ایسی مدت کے اندر درخواست نہ دینے کیلئے معقول وجہ تھی۔

ٹریبونل کا طریقہ کار اور اختیارات 23- (1) ٹریبونل مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908ء میں مرتب کئے گئے، طریقہ کار کا پابند نہیں ہوگا، لیکن فطری انصاف کے اصولوں کے ذریعہ اس کی رہنمائی ہوگی اور اس ایکٹ کی دیگر توضیحات اور اس کے تحت بنائے گئے کسی قواعد کے تابع ٹریبونل کو اپنے خود کا طریقہ کار مرتب کرنے

اور منضبط کرنے کا اختیار حاصل ہوگا جس میں اپنی تحقیقات کرنے کی جگہ اور وقت طے کرنا اور فیصلہ کرنا، کہ اجلاس عوام کے درمیان یا بند کمرے میں کیا جائے، شامل ہے۔

(2) ٹریبونل دستاویزات، حلف ناموں اور تحریری عرضداشتوں کی جانچ پڑتال کرنے اور ایسی زبانی بحث جیسا کہ پیش کی جائے، سننے کے بعد جتنی جلد ممکن ہو، اس کو دی گئی ہر درخواست پر فیصلہ کرے گا:

بشرطیکہ ٹریبونل تحریری طور پر قلمبند کی جانے والی وجوہات پر جب ضروری سمجھے تو وہ زبانی شہادت دے جانے کی اجازت دے سکے گا۔

(3) ٹریبونل کے ذریعے کسی بھی التواء کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ بجز اس کے کہ التواء کی اجازت کو حق بجانب قرار دینے کی وجوہات قلمبند کی جائیں اور اگر کوئی فریق دو سے زیادہ بار التواء کیلئے التجا کرے تو خرچہ عائد کیا جائے گا۔

سزا کی میعاد اور اپیل پر اس کے اثرات 24-(1) اس ایکٹ کی دفعہ 15 کے ضمن (6) کے فقرہ

(الف) کے تحت ٹریبونل کے ذریعے صادر کی گئی کسی سزا کی میعاد، بجز اس کے کہ ٹریبونل بصورت دیگر ہدایت دے، ایسی تاریخ سے شروع ہونا شمار کی جائے گی جس پر وہ بری فوج ایکٹ، 1950ء بحری فوج ایکٹ، 1957ء یا فضائیہ فوج ایکٹ، 1950ء جیسی کہ صورت ہو، کے تحت شروع کی گئی ہوتی جس کے تحت فوجی عدالت کا، جس کے خلاف اپیل دائر کی گئی تھی کا انعقاد کیا گیا تھا۔

(2) ضمن (3) کی توضیحات کے تابع ٹریبونل سے سپریم کورٹ میں ہوئی کسی اپیل میں کسی دیگر سزا کے متبادل میں صادر کسی سزا کا شمار، بجز اس کے کہ سپریم کورٹ بصورت دیگر ہدایت دے، اُس تاریخ سے شروع کیا جائے گا جس پر ابتدائی سزا شروع ہوئی ہوتی۔

(3) جب کسی شخص، جو سزا بھگت رہا ہو، کو کسی زیر سماعت اپیل میں مذکورہ سزا کے لئے چاہے معطلی کے ذریعے یا بصورت دیگر حکم امتناعی حاصل ہوا ہو تو ایسی مدت میں جس کے دوران سزا کے ایسے امتناع ہونے کی وجہ سے ایسی رہائی ہوئی ہو، ایسی میعاد کا شمار نہیں کیا جائے گا جس کیلئے اسے ٹریبونل یا سپریم کورٹ، جیسی بھی صورت ہو، کے ذریعے سزا دی گئی ہو۔

## درخواست دہندہ کا یا ایپلائٹ کا کسی قانونی پیشہ ور کی مدد لینے کا اور حکومت کا کونسل مقرر کرنے کا حق 25۔

(1)۔ ٹریبونل کو کوئی درخواست دینے والا یا ایپل کرنے والا کوئی شخص ٹریبونل کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کرنے کیلئے یا تو خود پیش ہو سکے گا یا اپنی مرضی کے کسی قانونی پیشہ ور کی مدد لے سکے گا۔

(2)۔ مرکزی حکومت یا مجاز اتھارٹی، جیسا کہ صراحت کی جائے، ایک یا ایک سے زیادہ قانونی پیشہ وروں یا اس کے قانونی افسروں میں سے کسی ایک کو بحیثیت کونسل کے کام کرنے کا مجاز کر سکے گی اور اس کے ذریعے اس طرح مجاز کردہ ہر ایک شخص ٹریبونل کے روبرو کسی ایپل یا درخواست کی نسبت جیسی بھی صورت ہو، اپنا دعویٰ پیش کر سکے گا۔

عبوری حکم صادر کرنے کی بابت شرط۔ 26۔ (1)۔ اس ایکٹ کی کسی دیگر توضیحات یا نئی نفاذ العمل کسی دیگر قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود کسی درخواست، ایپل یا اس سے متعلق کسی کارروائی (چاہے حکم امتناع، التواء یا کسی دیگر طریقے سے) پر عبوری حکم صادر نہیں کیا جائے گا۔

(الف) ایسی درخواست یا ایپل، جیسی بھی صورت ہو، اور ایسے عبوری حکم کیلئے دعویٰ کی تائید میں تمام دستاویزات کی نقول ایسے فریق کو مہیا کی گئی ہیں جس کے خلاف ایسی ایپل یا درخواست، جیسی بھی صورت ہو، کی گئی ہو یا کئے جانے کی تجویز ہو؛ اور

(ب) معاملے میں دیگر فریق کو سماعت کا موقع دیا گیا ہو:

بشرطیکہ ٹریبونل فقہ (الف) اور (ب) کے تقاضوں کو چھوڑ سکے گا اور تحریری طور پر درج کی جانے والی وجوہات کیلئے کسی غیر معمولی قدم کے طور پر کوئی عبوری حکم صادر کر سکے گا اگر وہ مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ یا ایپلائٹ جیسی بھی صورت ہو، کو پہنچنے والے کسی نقصان کو روکنے کیلئے ایسا کرنا ضروری ہے۔

(2) جب کوئی فریق جس کے خلاف ضمن (1) کے تحت کسی درخواست، ایپل یا اس سے متعلق کسی کارروائی میں، چاہے حکم امتناعی، التواء یا کسی دیگر طریقے میں، کوئی عبوری حکم:-

(الف) ایسے فریق کو ایسی درخواست یا ایپل، جیسی بھی صورت ہو اور ایسے عبوری حکم کیلئے دعویٰ کی تائید میں تمام دستاویزات کی نقول مہیا کرائے بغیر کیا جاتا ہے؛ اور

(ب) ایسے فریق کو سماعت کا موقعہ دئے بغیر اور ٹریبونل کو ایسے حکم کی منسوخی کیلئے درخواست دئے بغیر اور ایسی درخواست یا اپیل، جیسی بھی صورت ہو، کی نقل ایسے فریق یا ایسے فریق کے نوٹس کو جسکے حق میں ایسا حکم دیا گیا ہو، مہیا کرائے بغیر کیا جاتا ہے،

ٹریبونل درخواست کو ایسی تاریخ سے جس پر یہ موصول ہوئی ہے یا ایسی تاریخ سے جس پر ایسی درخواست کی نقل اس طرح سے مہیا کرائی جائے، جو بعد میں واقع ہو، چودہ دنوں کی مدت کے اندر یا جہاں پر ٹریبونل اُس مدت کے آخری دن پر بند ہو، اگلے کام کے دن کے منقضى ہونے سے پہلے پنپائے گا اور اگر درخواست اس طرح نہ پنپائی گئی ہو تو اُس مدت کے منقضى ہونے پر، یا جیسی بھی صورت ہو، مذکورہ اگلے کام کا دن منقضى ہونے پر حتمی حکم منسوخ ہو جائے گا۔

معاملوں کا ایک بیچ سے دوسرے بیچ کو منتقل کرنے کا چیر پرسن کا اختیار۔ 27- کسی بھی فریق کی درخواست پر اور متعلقہ فریقین کو نوٹس دے کر اور ان میں سے کسی ایسے شخص کو سُننے کے بعد جو سماعت کئے جانے کی خواہش رکھے یا ایسے نوٹس کے بغیر اپنی تحریک پر، چیر پرسن پنپارے کیلئے ایک بیچ کے روبرو زیر التواء کوئی معاملہ کسی دیگر بیچ کو منتقل کر سکے گا۔

اکثریت کے ذریعے فیصلہ کیا جانا۔ 28- اگر کسی نکتہ پر بیچ کے اراکین کی رائے میں اختلاف ہو تو نکتے کا فیصلہ اکثریتی رائے کے مطابق کیا جائے گا اگر اکثریت ہو لیکن اگر اراکین مساوی طور پر تقسیم ہوں تو وہ ایسا نکتہ یا نکتے جن پر ان کی رائے متضاد ہو، کے لئے چیر پرسن کو رجوع کریں گے جو یا تو بذات خود ایسا نکتہ یا نکتے کی سماعت کرے گا یا ایسے نکتے یا نکتوں پر سماعت کے لئے دعویٰ کو ٹریبونل کے ایک یا ایک سے زیادہ اراکین کے حوالہ کرے گا اور ٹریبونل کے اراکین کی اکثریتی رائے کے مطابق ایسے نکتے یا نکتوں پر فیصلہ دیا جائے گا جنہوں نے معاملہ کی سماعت کی ہو جن میں وہ اراکین شامل ہیں جنہوں نے اسکی پہلے سماعت کی تھی۔

ٹریبونل کے حکم کی تعمیل۔ 29- اس ایکٹ کی دیگر توضیحات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تابع، کسی درخواست کے پنپانے کیلئے ٹریبونل کا حکم حتمی ہوگا اور کسی عدالت میں اس پر اعتراض نہیں کیا جائے گا اور ایسے حکم کی تعمیل حسبہ کرائی جائے گی۔

## اپیل

سپریم کورٹ کو اپیل -30-(1)-دفعہ 31 کی توضیحات کے تابع، ٹریبونل کے کسی حتمی فیصلے یا حکم

(ماسوائے دفعہ 19 کے تحت صادر کئے گئے کسی حکم) کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر ہوگی:

بشرطیکہ ایسی اپیل مذکورہ حکم یا فیصلے کے نوے (90) دنوں کی مدت کے اندر دائر کی جائے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ ٹریبونل کے کسی درمیانی حکم کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہوگی۔

(2) توہین کے لئے سزا دینے کے اپنے اختیار سماعت کے استعمال میں ٹریبونل کے حکم یا فیصلے کے خلاف سپریم

کورٹ میں بحیثیت حق اپیل دائر ہوگی:

بشرطیکہ اس ضمن کے تحت سپریم کورٹ میں کوئی اپیل اُس حکم کی تاریخ سے جس کے خلاف اپیل کی گئی

ہے، ساٹھ دنوں کے اندر دائر کی جائے گی۔

(3) ضمن (2) کے تحت کسی اپیل کے زیر التواء میں سپریم کورٹ حکم دے سکے گی کہ:-

(الف) سزا کی تعمیل یا حکم جس کے خلاف اپیل کی گئی، معطل کیا جائے؛

(ب) اگر اپیلانٹ قید میں ہے تو اُسے ضمانت پر رہا کیا جائے:

بشرطیکہ جب کوئی اپیلانٹ ٹریبونل کو مطمئن کرے کہ اُس کا ارادہ اپیل پیش کرنے کا ہے، تو ٹریبونل

بھی فقرہ (الف) یا فقرہ (ب)، جیسی کہ صورت ہو، کے تحت عطا کئے گئے اختیارات میں سے کوئی اختیار

استعمال کر سکے گا۔

اپیل کرنے کی اجازت - 31- (1) - کوئی اپیل ٹریبونل کی اجازت سے سپریم کورٹ میں دائر ہوگی اور ایسی اجازت تب تک نہیں دی جائے گی جب تک کہ ٹریبونل یہ تصدیق نہ کر دے کہ فیصلے میں عوامی اہمیت کا حامل کوئی قانونی نکتہ شامل ہے، یا سپریم کورٹ کو لگے کہ نکتہ ایسا ہے جس پر اس عدالت کو غور کرنا چاہئے۔

(2) - سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کی اجازت کیلئے ٹریبونل کو درخواست، ٹریبونل کے فیصلے کی تاریخ سے شروع ہونے والے تیس دنوں کی مدت کے اندر دی جائے گی اور اجازت کیلئے سپریم کورٹ کو درخواست اس تاریخ سے جس پر ٹریبونل نے اجازت کیلئے درخواست سے انکار کیا ہے، شروع ہونے والے تیس دنوں کی مدت کے اندر کی جائے گی۔

(3) - اپیل کو تب تک زیر التواء سمجھا جائے گا جب تک کہ اپیل کرنے کیلئے اجازت کی درخواست کا پنہارا نہیں ہو جاتا ہے اور اگر اپیل کیلئے اجازت دے دی جاتی ہے تو جب تک اپیل کا پنہارا نہیں ہو جاتا اور اپیل کرنے کیلئے اجازت کی درخواست کا، اس وقت تک جس کے اندر یہ دی گئی ہوتی، لیکن یہ اُس وقت کے اندر نہیں دی گئی ہے، کے منقضی ہونے پر پنہارا کیا گیا سمجھا جائے گا۔

معافی - 32 - سپریم کورٹ اپیلانٹ کے ذریعے کسی بھی وقت کی گئی درخواست پر اُس مدت کی توسیع کر سکے گی جسکے اندر دفعہ 30 اور دفعہ 31 کے ضمن (2) کے تحت اُس عدالت میں اُسکے ذریعے اپیل دائر کی جائے۔

دیوانی عدالتوں کے اختیار سماعت کا اخراج۔ 33- ایسی تاریخ سے ہی جس سے اس ایکٹ کے تحت امور ملازمت کی نسبت کوئی اختیار سماعت، اختیارات اور اتھارٹی ٹریبونل کے ذریعے قابل استعمال بن جاتے ہیں، کسی بھی دیوانی عدالت کو ان امور ملازمت کی نسبت ایسے اختیار سماعت، اختیارات یا اتھارٹی حاصل نہیں ہوئے یا وہ انہیں استعمال کرنے کی حقدار نہیں ہوگی۔

زیر التواء معاملوں کی منتقلی۔ 34- اس ایکٹ کے تحت ٹریبونل کے قیام کی تاریخ سے عین قبل کسی عدالت بشمول عدالت عالیہ یا دیگر کسی اتھارٹی کے روبرو زیر التواء ہر دعویٰ یا کارروائی ایسے بنائے دعویٰ پر منحصر دعویٰ یا کارروائی ہے کہ یہ ٹریبونل کے اختیار سماعت میں ہوتا اگر یہ ایسے ٹریبونل کے اختیار سماعت میں ٹریبونل کے قیام کے بعد پیدا ہوا ہوتا ایسی تاریخ پر اس ٹریبونل کو منتقل ہو جائیں گے۔

(2) جب کوئی دعویٰ یا دیگر کارروائی ضمن (1) کے تحت کسی عدالت سے، بشمول عدالت عالیہ یا دیگر اتھارٹی، ٹریبونل کو منتقل ہو جائے تو،

(الف) عدالت یا دیگر اتھارٹی ایسی منتقلی کے بعد، جتنی جلد ہو سکے ایسے دعویٰ یا دیگر کارروائی کے ریکارڈ ٹریبونل کو منتقل کرے گی؛

(ب) ٹریبونل، ایسے ریکارڈ کی موصولی پر، جہاں تک ہو سکے، ایسے ہی طریقے میں جیسا کہ دفعہ 14 کے ضمن (2) کے تحت درخواست کی صورت میں کوئی کارروائی کی جاتی ہے، ایسے مرحلے سے جس پر وہ ایسی منتقلی سے پہلے تھے یا کسی پہلے مرحلے سے یا از سر نو جیسا کہ ٹریبونل مناسب سمجھے، ایسے مقدمے یا دیگر کارروائی سے نمٹنا شروع کر سکے گا۔

بعض اپیلوں کو پیش کرنے کیلئے تو ضیح۔ 35- جہاں کسی ایسے دعویٰ یا کارروائی میں کوئی ڈگری یا حکم کسی عدالت یا کسی دیگر اتھارٹی کے ذریعے (ماسوائے عدالت عالیہ کے) ٹریبونل کے قیام سے پہلے صادر کیا

گیا ہو اور دعویٰ یا قانونی کارروائی کے بنائے دعویٰ جس پر یہ منحصر ہے ایسا ہے کہ اگر یہ ایسے قیام کے بعد پیدا ہوا ہوتا تو یہ ٹریبونل کے اختیار سماعت میں ہوتا اور ایسے قیام سے پہلے ایسی ڈگری یا حکم کے خلاف کوئی اپیل پیش نہیں کی گئی ہے یا اگر پیش کی گئی ہے تو یہ پٹنائے جانے کے لئے کسی عدالت بشمول عدالت عالیہ کے روبرو زیر التوا میں ہے اور فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت ایسے قیام سے قبل ایسی اپیل پیش کرنے کے لئے وقت منقضى نہیں ہوا ہو تو ایسی اپیل ٹریبونل کو، ٹریبونل کے قیام کی تاریخ سے نوے دنوں کے اندر یا ایسی ڈگری یا حکم کی نقل موصول ہونے کی تاریخ سے نوے دنوں کے اندر، جو بھی پہلے ہو، پیش ہوگی۔

ٹریبونل کے روبرو کارروائیاں عدالتی کارروائیاں ہونگی۔ 36 - تعزیرات بھارت کی دفعہ 193، 219 اور 228 کے معنوں میں ٹریبونل کے روبرو تمام کارروائیاں عدالتی کارروائیاں متصور ہونگی۔

ٹریبونل کے اراکین اور عملہ سرکاری ملازم ہونگے۔ 37 - دفعہ 13 کے تحت ٹریبونل کو فراہم کئے گئے چیر پرسن، دیگر اراکین اور افسران اور دیگر ملازمین تعزیرات بھارت کی دفعہ 21 کے معنوں میں سرکاری ملازم متصور ہونگے۔

نیک نیتی میں کی گئی کارروائی کا تحفظ۔ 38 - مرکزی حکومت یا چیر پرسن یا دیگر رکن یا چیر پرسن کے ذریعے مجاز کردہ کسی شخص کے خلاف سرکاری فرائض کی انجام دہی میں کسی امر کیلئے جو اس ایکٹ یا اسکے تحت بنائے گئے کسی قاعدہ یا حکم کے اتباع میں نیک نیتی سے کیا گیا ہو یا کیا جانا مقصود ہو، کوئی دعویٰ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی دائر نہیں کی جائے گی۔

ایکٹ ہذا احادی ہوگا۔ 39 - اس ایکٹ کی توضیحات باوجود اس امر کے موثر ہوں گی کہ اس وقت نافذ العمل کسی دیگر قانون یا اس ایکٹ کے سوا کسی قانونی رو سے موثر کسی نوشتے میں اس کے نقیض کوئی امر درج ہے۔

مشکلات رفع کرنے کا اختیار۔ 40 - (1) - اگر اس ایکٹ کی توضیحات کو موثر بنانے میں کوئی مشکل پیدا ہو جائے تو مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں شائع شدہ حکم کی رو سے ایسی توضیحات وضع کر سکے گی، جو اس

ایکٹ کی توضیحات کے متناقض نہ ہوں اور جو اسے مشکل رفع کرنے کیلئے ضروری یا قرین مصلحت معلوم ہوں:  
بشرطیکہ ایسا کوئی حکم اس ایکٹ کی نفاذ کی تاریخ سے دو سال کی مدت منقضى ہونے کے بعد نہیں کیا  
جائے گا۔

(2) اس دفعہ کے تحت بنایا گیا ہر قاعدہ، جتنی جلد ہو سکے، اس کے بنائے جانے کے بعد، پارلیمنٹ کے ہر ایک  
ایوان کے سامنے رکھا جائے گا۔

مرکزی حکومت کا قواعد بنانے کا اختیار۔ 41- (1) مرکزی حکومت، اطلاع نامے کے ذریعے، اس  
ایکٹ کی توضیحات کی عمل آوری کے لئے قواعد بنا سکے گی۔

(2) متذکرہ بالا اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد سے مندرجہ ذیل تمام امور یا ان میں سے  
کسی امر کی توضیح ہو سکے گی، یعنی:-

(الف) ایسا معاملہ یا معاملات جن پر دفعہ 5 کے ضمن (3) کے فقرہ (ج) کے تحت دو سے زائد اراکین پر  
مشتمل کسی بیج کے ذریعے فیصلہ دیا جائے؛

(ب) دفعہ 9 کے ضمن (3) کے تحت چیر پرسن یا دیگر اراکین کی بد اطواری یا نا اہلیت کی تحقیقات کیلئے  
طریقہ کار؛

(ج) دفعہ 10 کے تحت چیر پرسن یا دیگر اراکین کو واجب الادا مشاہرے اور الاؤنس، اور دیگر شرائط  
ملازمت؛

(د) دفعہ 12 کے تحت مالی اور انتظامی اختیارات جن کا استعمال چیر پرسن ٹریبونل کی بیچوں پر کر سکے گا؛

(ه) دفعہ 13 کے ضمن (2) کے تحت ٹریبونل کے افسروں اور دیگر ملازمین کو واجب الادا مشاہرے اور  
شرائط ملازمت؛

(و) ایسا فارم جس میں دفعہ 14 کے ضمن (2) کے تحت درخواست دی جاسکے گی، ایسی دستاویزات اور دیگر  
شہادت جو ایسی درخواست کے ساتھ دی جائیں گی اور ایسی درخواست کے دائر کرنے کی نسبت یا  
کارروائیوں کی تعمیل کی خدمات کیلئے قابل ادائیس؛

(ز) دیگر معاملہ جو دفعہ 14 کے ضمن (4) کے فقرہ (ط) کے تحت مقرر کیا جائے؛

(ح) ایسا فارم اور طریقہ جس میں اپیل دائر کی جاسکے گی، اُس پر قابل ادائیس اور ایسا وقت جس کے اندر ایسی اپیل دفعہ 15 کے ضمن (2) کے تحت دائر کی جاسکے گی؛

(ط) ایسے قواعد جن کے تابع ٹریبونل کو دفعہ 23 کے ضمن (2) کے تحت اپنے طریقہ کار کو منضبط کرنے کا اختیار حاصل ہوگا؛

(ی) مجاز حاکم جو دفعہ 25 کے ضمن (2) کے تحت قانونی پیشہ وروں یا قانونی افسروں کو بحیثیت کونسل کام کرنے کا مجاز کر سکے گا؛

(س) کوئی دیگر معاملہ جس کی صراحت کی جائے یا جس کی نسبت مرکزی حکومت کے ذریعے قواعد بنائے جانے مقصود ہوں۔

استقدا می اثر سے قواعد بنانے کا اختیار۔ 42-دفعہ 41 کے تحت قواعد بنانے کے اختیارات میں ایسے قواعد یا ان میں سے کسی قاعدے کو استقدا می اثر سے بنانے کا اختیار بھی شامل ہے جو ایسی تاریخ سے پہلے نہ ہو جب یہ ایک نافذ ہو، لیکن ایسا استقدا می اثر کسی ایسے قواعد کو نہیں دیا جائے گا، جو کسی شخص کو، جس پر یہ قواعد لاگو ہوتا ہو، کے مفاد کو مُضرت پہنچائے۔

قواعد کا ایوان کے سامنے رکھا جانا۔ 43- اس ایکٹ کے تحت بنایا ہوا ہر ایک قاعدہ بنائے جانے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے، تیس دن کی مجموعی مدت تک پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں، جب اس کا اجلاس جاری ہو، رکھا جائے گا، اور یہ مدت ایک ہی اجلاس یا دو یا یکے بعد دیگر آنے والے اجلاسوں کے دوران ہو سکتی ہے اور اگر اس اجلاس کے جس میں وہ اس طرح رکھا گیا ہو یا فوراً بعد آنے والے اجلاس کے منقضى ہونے سے قبل، دونوں ایوان اس قاعدے میں کسی قسم کا رد و بدل کرنے پر اتفاق کریں، یا دونوں ایوان متفق ہوں کہ اس قاعدے کو نہ بنانا چاہئے، تو اس کے بعد وہ قاعدہ ایسی رد و بدل کی ہوئی صورت میں موثر ہو گا یا کوئی اثر نہ رکھے گا، جیسی کہ صورت ہو، تاہم ایسی کوئی ترمیم یا کالعدمی اس قاعدے کے تحت ماقبل کئے گئے کسی امر کے جواز کو مُضرت نہ پہنچائے گی۔